۹۔ خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات: ۱۴محرم ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ یا ۲۹۹ھ مدفن: دینور

خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ ممشاد دینوری، ان کے متعلق لکھا ہے کہ بہت بڑے متموّل گھرانے کے، اور اللہ تعالی نے دنیوی وجاہت بہت زیادہ عطا فرمائی تھی۔ اپنے علاقہ کیا، دور دور کے علاقوں تک کے سب سے بڑے مالدار اور تاجر تھے، مگر ایک ہوک اٹھی کہ سب براہِ للہ خرچ کر کے، فقراء میں تقسیم کر کے، ہجرت کر کے، مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے اور کیوں ایسا نہ ہوتا کہ ان کو جو مصاحب ملے، جن کی صحبت انہیں ملی، ان میں ایک نام ہے یحییٰ الجلاّ ء۔

یحییٰ الجلاّ ء

یحییٰ الجلاّ ء کو جلاّ ء کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ جو کلمات ان کی زبان سے نکلتے تھے، وہ جلاءِ قلوب ہوتے تھے، سیدھے دل پر پہنچتے تھے، دل کی مکمل صفائی ہو جاتی تھی۔ اور یحییٰ الجلاّ ء کے حالات میں لکھا ہے کہ جب ان کا وصال ہوا، اب ان کو غسل کے لئے تختہ پر لٹایا گیا، ابھی پانی ڈالنے جا رہے ہیں، اتنے میں زور سے قہقہہ لگایا، سب ڈر گئے۔ اب تک بالکل بے جان، بے حس و حرکت تھے، سب ڈر گئے۔ پھر جا کر دیکھا کہ ابھی آواز تو موقوف ہے، مگر اسی طرح دانت کھلے ہوئے ہیں، ہنس رہے ہیں۔

طبیب کو بلایا گیا۔ انہوں نے نبض دیکھی، کہا یہ تو وفات پا چکے ہیں۔ کہتے ہیں ایک سے زائد دفعہ انہوں نے کوشش کی۔ تھوڑی دیر انتظار کیا کہ چند گھنٹے دیکھتے ہیں، ممکن ہے کہ کوئی سانس رک گیا ہو، دوبارہ حرکتِ قلب جاری ہو جائے، تو پھر اسی طرح ہوتا، قہقہہ اور ہنسی۔ تو اس کے بعد جب کافی وقت گزر گیا تو سوچنے لگے کہ کیا کریں؟

ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے والد صاحب نور اللہ مرقدہ تہجد کے وقت اپنے اوراد و وظائف میں مشغول ہیں اور ہمارے بھائی مرحوم بھائی محمد علی پہنچے، تو دیکھا کہ والد صاحب نے اپنی آنکھ نکال کر سامنے رکھی ہے طشتری میں۔ وہ ڈر گئے، چلاّئے۔ ہماری دادی پہنچ گئیں، خاندان سارا جمع ہوگیا۔ دیکھا کہ آنکھ اپنی جگہ پر نہیں ہے، طشتری میں رکھی ہوئی ہے۔ لمبا قصہ ہے۔ تو بعد میں ہمارے والد صاحب کے ایک قریبی عزیز تھے، انہوں نے پوچھا، وہ بے تکلف تھے والد صاحب سے، کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ یہ کیوں ایسا ہوا؟ تو کہنے لگے کہ یہ اعضاء تو کئی دفعہ الگ ہو جاتے تھے، یہ تو اس دفعہ کسی نے دیکھ لیا۔

جیسے بتایا تھا حضرت مولانا فخر الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے، کوئی ضرورت تھی حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے، مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کی، تو وہ گئے، تو بتایا کہ آرام فرما رہے ہیں۔ فرمایا بہت ضروری کام ہے، میں دیکھ لیتا ہوں۔ اب مولانا فخر الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑکی سے جھانکا تو دیکھا کہ تمام اعضاء الگ الگ پڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی قدر ہمیں عطا فرمائے۔